قومی بحران سے نجات کی راہیں

لیاقت بلوچ

مملکتِ خدادادِ پاکستان میں سیاسی، معاشی، سماجی، تہذیبی ونظریاتی، قومی سلامتی اور ملت اسلامیہ کو درپیش مسلسل بڑھتے بحرانوں کے حل کے لیے سر جوڑ کر بیٹھنے اور تبادلۂ خیال کی ضرورت ہے، اور بحرانوں میں گھرے پاکستان کو ان بحرانوں سے نجات دلانے کے لیے سیاسی وقومی قیادت کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

ملک کا قومی بجٹ ۲۶-۲۰۲۵ء قومی اُمنگوں کے برعکس ہے جس نے واضح کردیا ہے کہ حکومت معاشی محاذ پر بھی سخت ناکامی سے دوچار ہے۔ ۲۵ کروڑ عوام آئی ایم ایف کی غلامی پر مجبور کردیئے گئے ہیں۔ ۴۵ فی صد عوام خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ زراعت، صنعت اور تنخواہ دار طبقہ زبوں حالی کا شکار ہے۔ یہ معاملہ زیادہ تکلیف دہ ہے کہ حکمرانوں سمیت ریاستی ادارے اور اشرافیہ کرپشن، مفت خوری اور اپنی عیاشیاں ترک کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ قرضوں کی لعنت، کرپشن اور سودی قرضوں کا بوجھ قومی سلامتی کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ بلاشبہ دفاع کے لیے اخراجات ناگزیر اور اہم ہیں، لیکن قرضوں کی ادائیگی، اشرافیہ کی عیاشیاں، جاگیرداروں اور بڑے لینڈ لارڈز کو ٹیکس نیٹ سے باہر رکھنا، نیز آئی پی پیز معاہدوں میں تبدیلی اور بنکوں کی شرح سود میں کمی کا ریلیف عوام کو نہ دینا خیانت ہے۔ پھر زیادتی یہ کہ صارفین کے لیے سستی بجلی کے لیے سولر انرجی پر بھی ناروا ٹیکسوں کا نفاذ ہے۔ کرپشن کا بڑھتا ہوا ناسور حالات کو انتہائی غیرمتوازن اور تکلیف دہ بنا رہا ہے۔ معاشی بحران کے خاتمے کے لیے حکمرانوں کی معاشی ٹیم میں نہ صلاحیت ہے اور نہ اہلیت موجود ہے۔ سیاسی بحران کے خاتمے کی طرح معاشی بحران کے خاتمے کے لیے بھی قومی سطح پر مذاکرات اور 'میثاق معیشت' ناگزیر ہے۔ تمام اسٹیک ہولڈرز کو سنجیدگی سے سیاسی و اقتصادی

بحرانوں کا حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

● **سنگین درپیش مسائل:** حالات کی خرابی اور بدامنی کے باعث عوام کو جان، مال اورعزت کا تحفظ حاصل نہیں۔ سندھ میں عوام، بزنس کمیونٹی، ہندو ہم وطن، ٹرانسپورٹرز اور چھوٹے زمیندار مکمل طور پر ڈاکوؤں کے رحم وکرم پر ہیں۔ اغوا برائے تاوان ایک منظم انڈسٹری بن چکا ہے۔ متاثرین دادرسی سے محروم ہیں۔ ۱۷برسوں سے سندھ میں حکمران پیپلز پارٹی عوام کو ریلیف دینے میں بُری طرح ناکام ہے۔دوسری طرف بااثر مقتدر طبقات اور وڈیروں کے کچے پکے کے ڈاکوؤں کی سرپرستی کے شواہد موجود ہیں۔اس کے ساتھ کاروکاری جیسی قبیح رسوم،قبائل کا تصادم اور بھتہ پرچیوں نے سندھ میں کاروبار، تعلیم، امن اور شہری زندگی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ پنجاب میں اسٹریٹ کرائمز کا دور دورہ ہے۔ بلوچستان میں دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ اور شاہراؤں کا غیر محفوظ ہونا اور زندہ افراد کا لاپتہ کر دیا جانا، بدامنی کے فروغ کا ذریعہ ہے۔خیبر پختونخوا کے اکثر وبیش تر اضلاع میں ٹی ٹی پی کے خلاف فوجی کارروائیوں کے باعث امن وامان ناگفتہ بہ ہے اور ٹارگٹ کلنگ، اغواء برائے تاوان روزمرّہ کا معمول اور حکومتی رٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔معدنی وسائل پر عسکری اداروں کے قبضے سے عوام میں شدید تشویش ہے۔

’مائنز اینڈ منرلز ایکٹ‘ کے مسودات وفاق اور فوجی ادارے کی طرف سے منظوری کے لیے صوبوں کو بھیجنا آئین اور صوبائی خودمختاری کا گلا گھوٹنے کے مترادف ہے۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان بڑھتا الجھاؤ قومی وحدت بالخصوص وفاق پاکستان کے لیے نہایت خطرناک ہے۔افغانستان کے ساتھ تعلقات معمول پر آنے سے ہی امن وامان کی صورتِ حال میں بہتری ممکن ہے۔

ہم چند بنیادی اُمور پر توجہ مبذول اور عمل درآمد کے لیے نشان دہی کر رہے ہیں:

- مشترکہ مفادات کونسل (CCI)، مرکز اور صوبوں میں تعلقاتِ کار اور نزاعات کے حل کی آئینی سکیم کا حصّہ ہے اور ہر تین ماہ بعد جس کا باقاعدگی سے اجلاس آئینی تقاضا ہے۔ کئی مہینوں سے اس کا اجلاس نہ ہونے کے سبب وفاقی اکائیوں کی شکایات کا ازالہ نہیں ہو پارہا۔ضرورت ہے کہ آئین کی روح کے مطابق مشترکہ مفادات کونسل کو فعال بنایا جائے۔
- این ایف سی ایوارڈ کے اجراء میں غیر معمولی تاخیری حربوں سے چھوٹے صوبوں میں مایوسی

پیدا ہوئی۔ وفاقی حکومت کو بلاتاخیر این ایف سی ایوارڈ کا اجراء کرنا چاہیے۔آئین کے مطابق صوبے بھی 'صوبائی فنانس کمیشن ایوارڈ' جاری کریں۔ نیز مالاکنڈ خیبرپختونخوا میں ضم شدہ اضلاع پر ٹیکسوں کا استثناء ختم نہ کیا جائے۔اس کا فیصلہ بھی مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں ہی کیا جائے۔

- ملک میں جاری سیاسی بحران اورکش مکش عوام میں سخت تشویش کا باعث ہے۔ ۲۰۲۴ء کے انتخابات میں جیسے عوامی مینڈیٹ پر ڈاکا ڈالا گیا اور فارم ۴۵ کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے فارم ۴۷ کے ذریعے حکومت مسلط کی گئی،۲۶ویں آئینی ترمیم کے ذریعے نہ صرف آئین کا حلیہ بگاڑا گیا بلکہ عدالت کو بے بس کر دیا گیا۔سویلینز کے آرمی کورٹس میں ٹرائل جیسے غیر آئینی اقدام، عدلیہ کی پامالی، آزادیٔ اظہار رائے پر قدغن کے لیے کالے قوانین اور ملک کو 'لے پالک' میں جکڑ دینا سراسر قیامِ پاکستان کے مقاصد اور دوقومی نظریہ سے انحراف ہے۔آئین پاکستان اور آزاد عدلیہ کی بے توقیری، جائز وناجائز ذرائع سے اقتدار کے حصول کے لیے سیاسی قیادت اور جماعتوں کی اسٹیبلشمنٹ کی سہولت کاری اور سیاست کو کھیل بنانے کی روش نے عظیم نظریاتی ملک پاکستان کی شناخت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔
- پاکستان اور انڈیا کے درمیان جنگی معرکہ میں پوری قوم،قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے متحد اور یکجان ہوگئی اور سیاسی بحران وقتی طور پر ٹل گیا۔ تاہم، اب سیاسی بحران اَزسرنو کروٹ لے رہا ہے۔ فتح و کامیابی کی سرشاری میں حکومتی لاپرواہی، اقتدار کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے سیاسی بحران کو بڑھاوا دے رہی ہے۔قومی و سیاسی محاذ پر سیاسی مفاہمت سے ہی سیاسی بحران حل ہوتے ہیں۔ سیاسی مکالمے بند دروازوں کو کھولنے اور مشکل گتھیوں کو سلجھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ دروازہ بند کرنا آئین، جمہوریت اور عوامی حقوق کی تباہی کا سبب ثابت ہوتا ہے۔

قومی،جمہوری وسیاسی جماعتوں سے رابطے اور اچھے تعلقاتِ کار سیاسی ماحول اور فضا کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ سیاسی قوتوں کا آپس میں میل جول رابطہ اور تعلقاتِ کار وقت کا تقاضا ہے۔ ہر جماعت کا اپنی اپنی سیاسی حکمت عملی کے ساتھ سیاسی قیادت اور

جماعتوں کے ساتھ قومی سطح پر رابطہ نہایت کارآمد اور مفید ہے۔

- بلدیاتی نظام شہری حقوق کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ یہ امر تشویش ناک ہے کہ صوبہ پنجاب، اسلام آباد اور کوئٹہ کے عوام بلدیاتی اداروں کی مدت مکمل ہوجانے کے بعد سال سے زائد مدت گزرنے کے باوجود مسلسل بلدیاتی انتخابات سے محروم ہیں، جب کہ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں انتخابات ہوجانے کے باوجود نمائندے ہنوز اختیارات سے محروم ہیں۔ بلدیاتی نظام کو آئینی تحفظ کے ساتھ مکمل بااختیار بنانا وقت کا تقاضا ہے، نیز پنجاب، اسلام آباد اور کوئٹہ میں بلاتاخیر بلدیاتی انتخابات منعقد کرنا آئینی تقاضا ہے۔

مجوزہ قومی ایجنڈا: سیاسی بحرانوں سے نجات اور خوش حال پاکستان کے لیے درج ذیل بارہ نکاتی ایجنڈا بنیاد بن سکتا ہے:

- دوقومی نظریہ کی حفاظت، قرآن وسنت کی بالادستی، پاکستان کے مضبوط اسلامی کردار کو ہرسطح پر قبول کرتے ہوئے عمل کریں۔
- آئین پاکستان کی حدود کو تمام اسٹیک ہولڈرز تسلیم کریں اور آئین سے انحراف کی روش کو یکسر ترک کرنے کا عہد کریں۔
- ملک میں شفاف اور غیر جانب دارانہ انتخاب کے لیے تمام سیاسی جمہوری قیادت اور جماعتیں یکساں موقف اختیار کریں۔ اقتدار کے حصول کے لیے غیر جمہوری طریقوں اور اسٹیبلشمنٹ کی سہولت کاری سے گریز کا راستہ اختیار کر کے ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کریں۔ سول ملٹری اسٹیبلشمنٹ کی پولیٹیکل انجینئرنگ کے غیر آئینی کردار کے خاتمے پر اتفاق کریں۔
- اقتصادی بحرانوں کے خاتمے کے لیے 'قومی میثاقِ معیشت' پر اتفاق کیا جائے۔ قرضوں اور کشکول کی معیشت سے نجات کے لیے خود انحصاری، خودداری کے ساتھ اپنی قوم اور قومی وسائل پر اعتماد کیا جائے۔ زراعت وصنعت کو قومی معیشت کی طاقت بنانے اور تاجر برادری کو ناروا سختیوں اور سرکاری محکموں کی دست برد اور ناجائز حربوں سے نجات کے لیے قومی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔
- بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ، لاپتہ افراد کی بازیابی اور سیاسی قیدیوں کی رہائی آئین وقانون

اور انسانی بنیادوں پر حل کیے جائیں۔

- پانی کا مسئلہ، پاکستان کے وجود، بقاء اور مستقبل کا مسئلہ ہے۔ ملک میں پانی کی تقسیم کے تنازعات کا مستقل خاتمہ کر کے بھارتی آبی دہشت گردی کے مقابل یک آواز ہو جائیں۔
- نظامِ عدل کو ہر دباؤ سے آزاد کر کے عدلیہ کی آزادی پر کوئی کمپرو مائز نہ کیا جائے۔ عدلیہ کی قاتل ۲۶ ویں آئینی ترمیم کا خاتمہ کے ساتھ عدلیہ کے فاضل جج حضرات بھی آزاد عدلیہ کی حفاظت کے لیے اندرونی تقسیم کا تاثر ختم کریں۔
- جدید تعلیم اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے ہنر سے نوجوان نسل کو آراستہ کرنا قومی ترجیح بنایا جائے۔
- بلدیاتی نظام کی بحالی اور فعالیت کے ساتھ طلبہ یونینز کے انتخاب بحال کیے جائیں، نیز آئین کے مطابق اقلیتوں کے تمام حقوق کا تحفظ کیا جائے۔
- فلسطین اور مقبوضہ جموں و کشمیر کے تنازعات پر قومی اتفاق رائے سے مضبوط موقف اختیار کیا جائے، جو بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی طے کردہ پالیسی کے مطابق اور عوامی اُمنگوں کا ترجمان ہو۔
- خطّے میں مضبوط اور پائیدار امن کے قیام کے لیے پاک چین دوستی کو مضبوط بناتے ہوئے ہر دباؤ سے آزاد رکھا جائے۔ پاکستان، ایران، افغانستان اور ترکی کے درمیان تعلقات کو ترجیح اوّل بنایا جائے۔ نیز سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، بنگلہ دیش کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو سفارتی محاذ کا اہم ستون بنایا جائے۔
- دہشت گردی پاکستان کی سلامتی اور وجود کی دشمن ہے۔ عوامی اعتماد بحال کرنے کے لیے ناگزیر ہے کہ آل پارٹیز قومی کانفرنس منعقد کر کے قومی ایکشن پلان پر از سرِنو اتفاق رائے پیدا کیا جائے بالخصوص بلوچستان کے عوام کی حقیقی شکایات کا ازالہ ضروری ہے۔

قومی زندگی کے ان مسائل کے حل کے لیے عوامی جمہوری مزاحمت کی لہر جتنی تیز ہوگی، مسائل کے حل کی طرف قدم اتنی تیزی سے بڑھیں گے۔ قومی و عالمی ایشوز پر قومی اتفاق رائے کے لیے مثبت قومی کردار، عوام کے اتحاد اور تحرک کے لیے کش مکش، محنت اور جدوجہد کے ذریعے ہی پاکستان میں آئین کی فرمانروائی عوام کی اُمنگوں اور حقوق کی ترجمان ہوگی۔